دی نیٹ ورک - ادارہ برائے تحفظ صارفین

جلد2شمارہ8مارچ/اپریل2010

دوماہی

صارف کی پسند

نوجوان: تمباکو کمپنیوں کا ہدف

نوجوان: تمباکو کمپنیوں کا ہدف

مسابقتی کمیشن پاکستان کا پراکٹر اینڈ گیمبل اور ٹیٹرا پاک پاکستان کو گمراہ کن اشتہارات پر نوٹس

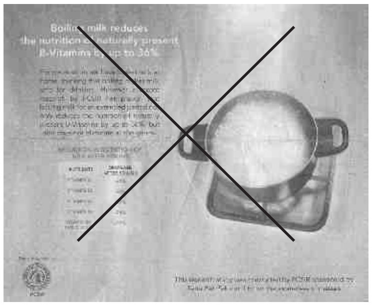

سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کے حوالے سے چند حقائق

اداریہ

محترم قارئین

صارف کی پسند تھوڑے عرصے کے تعطل کے بعد دوبارہ انٹرنیٹ پر جاری ہو رہا ہے۔ تعطل کے عرصہ میں صارف کی پسند کی ضرورت تمام قارئین میں محسوس کی گئی تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے صارف کی پسند کا سلسلہ وہی سے شروع ہو رہا ہے۔ جہاں سے ٹوٹا تھا۔

موجودہ شمارہ میں صارفین کی دلچسپی کے مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس کے صحت پر مضر اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔

صارفین کو تمباکو نوشی کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اسی لئے بھی ضروری ہے کہ تمباکو ساز صنعت اب تیسری دنیا میں اپنی صنعت کو بڑھا رہی ہے۔ جس کا سب سے بڑا شکار نوجوان لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ موجودہ شمارے میں صارفین کی دلچسپی کے لئے دوسری معلومات اور خبریں بھی ہیں۔ یہ شمارہ 15 مارچ سے پہلے جاری ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آپ سب قارئین کو معلوم ہے کہ 15 مارچ کو صارفین کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن صارفین کے حقوق کے حوالے سے آگاہی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال صارفین اور مالیاتی اداروں کے حوالے سے صارفین کی مشکلات اور حقوق پر حکومتوں کی توجہ دلائی جائے گی۔ اس حوالے سے ساری سرگرمیوں سے ہم آپ کو آگاہ رکھیں گے۔

ہم آپ کی آراء کے منتظر رہیں گے اور یہ چاہیں گے کہ آپ ہمیں مطلع کریں کہ آئندہ شماروں کو کیسے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

مخلص

ڈاکٹر عارف آزاد

مدیر اعلی

مدیر اعلی: ڈاکٹر عارف آزاد ایڈیٹنگ ایڈوائزر: وحید اقبال آرٹ ایڈیٹر: محمد رفیق
ایڈیٹر انچیف و پبلشر علی قادر نے ماریہ پرنٹرز، 67 کرکٹ سٹڈیم، ڈبل روڈ، راولپنڈی سے چھپوا کر شائع کیا۔

نوجوان: تمباکو کمپنیوں کا ہدف

جی ہاں، تمباکو کی مصنوعات تیار کرنے والی کمپنیاں اپنی مصنوعات کی فروخت بڑھانے کے لیے دنیا بھر میں نوجوان نسل کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ تمباکو نوشی کے خلاف عالمی مہم وقت گزرنے کے ساتھ مضبوط ہورہی ہے اور تمباکو کی صنعت کو ہر محاذ پر شکست کا سامنا ہورہا ہے۔ تمباکو کے خاتمے کے لیے دنیا بھر میں مختلف تنظیمیں اور حکومتیں بہت فعال ہوچکی ہیں۔ سول سوسائٹی تنظیموں اور حکومتوں کے مختلف اقدامات نے تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے بارے میں عام لوگوں میں اتنا شعور اور آگہی پیدا کردی ہے کہ اب تمباکو نوشی سے احتراز عوامی رویہ بنتا جارہا ہے۔ ایسے میں نوجوان ہی صارفین کا ایسا گروہ ہیں جو نسبتاً زیادہ آسانی سے ان کمپنیوں کی گمراہ کن مارکیٹنگ سے متاثر ہوسکتا ہے۔ ایک نوجوان کو تمباکو کا عادی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ کئی برسوں کے لیے آپ نے اپنے لیے ایک گاہک پیدا کرلیا ہے۔ ایسے نئے شکار پرانے صارفین کے مرنے یا تمباکو نوشی ترک کردینے کی صورت میں پیدا ہونے والے خلا کو بھی پُر کرتے ہیں۔ تمباکو ساز کمپنیوں کی بقا اسی صورت میں ممکن ہے اگر خلا پُر کرنے کا سلسلہ جاری رہے۔

تمباکو کی صنعت اپنی جارحانہ ایڈورٹائزنگ کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتی ہے کہ اس کی مارکیٹنگ سے صرف تمباکو استعمال کرنے والے ہی متاثر ہوتے ہیں اور اس کا مقصد نئے لوگوں کو تمباکو کی مصنوعات کی طرف راغب کرنا نہیں ہے۔ تحقیق سے یہ دعوی غلط ثابت ہوا ہے۔ سگریٹ کی تشہیر بازی اور نوجوان نسل میں تمباکو نوشی کی لت کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ جتنے زیادہ نوجوان اس گمراہ کن تشہیر بازی کی زد میں آئیں گے، اتنا ہی وہ تمباکو نوشی کی طرف مائل ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کمپنیاں تشہیری مہم کو ترتیب دینے سے پہلے تحقیقی رپورٹیں تیار کرتی ہیں جن کا مقصد نوجوانوں میں تمباکو نوشی سے متعلق رجحانات کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ ان رپورٹیں میں یہ اندازہ بھی لگایا جاتا ہے کہ نوجوانوں کے کس گروہ میں تمباکو کی مصنوعات کی مارکیٹنگ سے متاثر ہونے کا کس قدر امکان موجود ہے۔ نوجوانوں کے طرز زندگی، سوچنے کے انداز، مستقبل کے بارے میں ان کے منصوبوں اور زندگی سے جڑی ہوئی ان کی خواہشوں وغیرہ کے بارے میں اعداد و شمار کی صورت میں بنیادی معلومات ان رپورٹوں میں اکٹھی کی جاتی ہیں۔

دنیا بھر میں دس سال سے چوبیس سال کی عمر کے لوگوں کی تعداد 1.8 ارب ہے۔ جب کہ ان کا 85 فیصد کے قریب حصہ ترقی پذیر ملکوں میں رہتا ہے۔ ان ملکوں میں بچپن مشکل ہوتا ہے اور بیماریوں کی زد میں رہتا ہے۔ زیادہ تر اموات بچپن ہی میں ہوتی ہیں لیکن مشکل بچپن سے گزر کر بچ رہنے والے نوجوان عام طور پر اوسط صحت کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر یہ تمباکو کی مصنوعات استعمال کرنے لگ جائیں اور ان کمپنیوں کے مستقل گاہک بن جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ کئی سالوں تک یہ ان کمپنیوں کی مصنوعات خریدتے اور اپنی محنت کی کمائی سے ان کے منافع میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ ترقی پذیر ملکوں میں قانون ساز اور قوانین کا عملی نفاذ کرنے والے ادارے کمزور ہوتے ہیں اور مختلف حربوں سے ان کے مزاج اور پالیسیوں کو اپنی مرضی کے مطابق بدلا جاسکتا ہے۔ ان ملکوں میں تمباکو ساز کمپنیوں کو زیادہ روک ٹوک کا خطرہ نہیں ہوتا اور انھیں اپنی من مانی کرنے کی کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں تمباکو کے استعمال سے متعلق قوانین بھی موَثر

انداز میں نافذالعمل نہیں ہوتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان ملکوں میں تمباکونوشی کا رجحان تیزی سے بڑھا ہے۔

ہر سال دنیا بھر میں تمباکونوشی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کے نتیجے میں 54 لاکھ افراد لقمہ اجل ہوجاتے ہیں۔ یہ تعداد غیر معمولی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر صورت حال یونہی رہی تو آئندہ دو دہائیوں کے بعد مرنے والوں کی تعداد 80 لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔ جب کہ مرنے والوں میں سے تقریباً 64 لاکھ افراد کا تعلق ترقی پذیر ملکوں سے ہوگا۔ اگر اس صورت حال کو بدلنے کے لیے وسیع پیمانے پر کوئی حکمت عملی نہ اپنائی گئی تو موجودہ صدی کے دوران تمباکو کے استعمال سے مرنے والے افراد کی کُل تعداد ایک ارب تک پہنچ سکتی ہے۔

نوجوانوں تک پہنچنے کا سب سے مؤثر ذریعہ تشہیر ہے۔ پرنٹ میڈیا اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ان کمپنیوں کے لیے بہت آسان ہوگیا ہے کہ وہ صارفین کے ہر طبقے تک رسائی حاصل کرلیں اور ان تک اپنا ہر پیغام مؤثر انداز میں پہنچائیں۔ اس لیے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ تمباکو کی مصنوعات کی ایڈورٹائزنگ کے حوالے سے سخت بندشیں عائد کی جائیں اور کوشش کی جائے کہ معاشرے کے کسی بھی گروہ کے لیے اس قسم کی ایڈورٹائزنگ کو ممنوع قرار دیا جائے۔

عالمی ادارہ صحت کے تیار کردہ Framework Convention on Tobacco Control' کے آرٹیکل 13 میں تمباکونوشی کے رجحان میں کمی کے لیے ایڈورٹائزنگ اور ان مصنوعات کی پروموشن وغیرہ سے جڑی ہوئی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس سال تمباکونوشی کے خاتمے کے عالمی دن کا موضوع بھی اسی مسئلے سے جڑا ہوا تھا۔ آج ہماری نوجوان نسلیں تمباکو کی وبا کی زد میں ہیں۔ کمپنیاں اپنے منافع میں اضافے کے لیے استعمال کررہی ہیں۔ وہ انھیں تمباکو کی لت میں مبتلا کر کے اپنا پابند کرنا چاہتی ہیں۔ ہمیں ان کے ارادوں کے خلاف سینہ سپر ہونا ہے اور ایسی حکمت عملی اپنانی ہے جو نئی نسل کو اس وبا سے بچاسکیں۔

تمباکونوشی کے خاتمے کے لیے کام کرنے والے عالمی ادارے Cochrane Collaboration نے نو مختلف تحقیقات کیں جن میں سگریٹ نہ پینے والے 12 ہزار نوجوانوں کو زیرِ تحقیق لایا گیا۔ تحقیق کے اختتام پر دیکھا گیا کہ وہ سب نوجوان جو تمباکو کی مصنوعات سے متعلق ایڈورٹائزنگ سے متاثرہ تھے، ان میں دوسرے نوجوانوں کی نسبت تمباکونوشی کی طرف راغب ہونے کا زیادہ رجحان پایا گیا اور انھی میں سے زیادہ نوجوانوں نے بعد ازاں تمباکونوشی شروع کی۔

ایڈورٹائزنگ براہ راست بھی ہوتی ہے، جیسے ٹی وی اور ریڈیو کے چینلز، اخباروں اور بل بورڈوں وغیرہ کے ذریعے کی جانے والی ایڈورٹائزنگ۔ اس طریقے میں برانڈ کی تشہیر براہ راست انداز میں کی جاتی ہے۔ لیکن ایڈورٹائزنگ بالواسطہ بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے کسی برانڈ کے لوگو وغیرہ کو اس پراڈکٹ کے علاوہ کہیں اور یعنی ٹی شرٹس وغیرہ پر استعمال کرنا یا مختلف سرگرمیوں میں برانڈ کے لوگو کو دکھانا۔ اس طریقے سے بظاہر برانڈ کی تشہیر نہیں کی جاتی لیکن مختلف حربوں سے لوگوں کی توجہ کو اپنی جانب کھینچا جاتا ہے۔ تشہیر کا یہ طریقہ زیادہ مؤثر ہے کیوں کہ اس سے برانڈ کا ایک مثبت امیج لوگوں کے ذہنوں پر قائم ہوتا ہے جس کے اثرات دُوررس ہوتے ہیں۔

براہ راست ایڈورٹائزنگ کا ایک طریقہ برانڈ کو کسی فلم یا ڈرامے کی مختلف مناظر میں یوں پیش کرنا ہے کہ وہ منظر کا حصہ معلوم ہو۔ جیسے کسی اداکار کو کسی خاص برانڈ کا سگریٹ پیتے دکھانا یا پس منظر میں اس برانڈ کا بل بورڈ وغیرہ دکھانا۔ یوں برانڈ کا لوگو اس خاص منظر، پسندیدہ ڈرامے یا فلم دیکھنے والے کی یادداشت کا حصہ بن جاتا ہے۔

عالمی سطح پر نوجوانوں کے خلاف ہونے والی اس سازش کا جواب دینے کی ذمہ داری سب ہی پر عائد ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت کی بنتی ہے۔ جن ملکوں میں ذمہ دار ادارے خودمختار اور فعال نہیں ہوتے، وہاں تمباکو کی صنعت کو کھیلنے کے لیے کھلا میدان مل جاتا ہے۔ وہ پالیسیوں کو اپنے موافق بدل لیتی ہیں۔ تاہم جن ملکوں میں حکومتوں نے مؤثر اقدامات کیے ہیں جیسے کینیڈا، آسٹریلیا، تھائی لینڈ وغیرہ نے اس حوالے سے قابل ذکر اقدامات کیے ہیں اور وہ اس حوالے سے واضح تبدیلی پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

مسابقتی کمیشن پاکستان کا پراکٹر اینڈ گیمبل اور ٹیٹرا پاک پاکستان کو گمراہ کن اشتہارات پر نوٹس

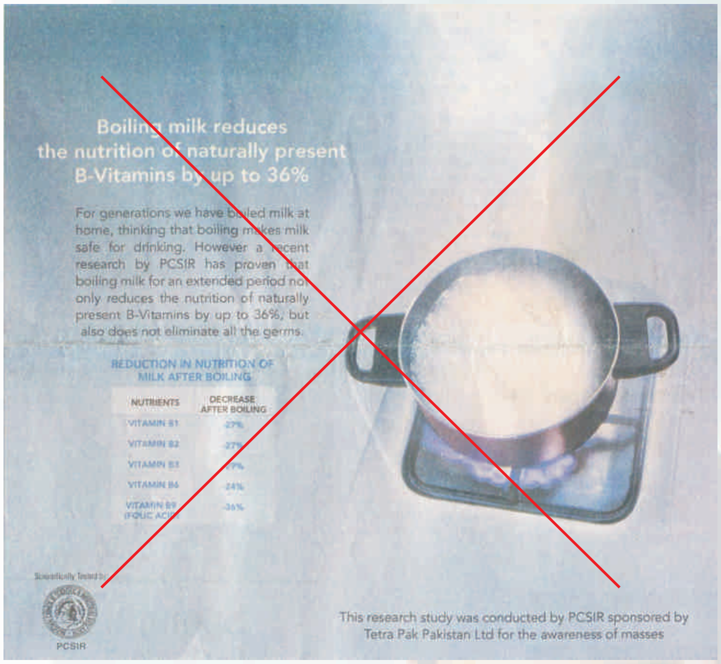

ہر صارف کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جو چیز خرید رہا ہے یا جو خدمات حاصل کر رہا ہے اس کے متعلق اسے صحیح معلومات فراہم کی جائیں۔ صارف کا یہ حق اقوام متحدہ کے صارف کے چارٹر میں تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں اس سلسلے میں کوئی باقاعدہ قانون سازی نہیں کی گئی ہے جو چند ایک تشہیری بائی لاز ہیں۔ انتظامیہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بے بس ہے۔

تاہم اس سلسلے میں مسابقتی کمیشن پاکستان کا کردار قابل تعریف ہے۔ ابھی حال ہی مسابقتی کمیشن نے گمراہ کن اشتہارات شائع کرنے پر کچھ ملٹی نیشنل کمپنیوں کو نوٹسز جاری کیے ہیں اور بعض کمپنیوں پر جرمانہ بھی کیا ہے۔ چند روز قبل پراکٹر اینڈ گیمبل اور ٹیٹرا پاک پاکستان کو اس سلسلے میں نوٹسز جاری کیے گئے۔

پراکٹر اینڈ گیمبل نے اپنی ایک پراڈکٹ ہیڈ اینڈ شولڈر کے بارے میں اشتہارات میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہیڈ اینڈ شولڈر کے استعمال سے 100 فیصد خشکی ختم ہو جاتی ہے۔ پراکٹر اینڈ گیمبل نے یہ دعویٰ پہلی بار پاکستان میں نہیں کیا بلکہ اس سے پہلے بھی اس کا یہ دعویٰ بہت سے ممالک میں چیلنج ہو چکا ہے۔ اور اس کے خلاف ان ممالک کے قانون کے مطابق کاروائی ہو چکی ہے۔ اور وہاں پر اس قسم کے اشتہارات بند کیے جا چکے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود صارفین کی رائے متاثر کرنے کے لئے پراکٹر اینڈ گیمبل بغیر کسی سائنسی ثبوت کے یہ اشتہار چلا رہا ہے۔ جو کہ مسابقتی کمیشن آرڈیننس کی دفعہ 10 کی خلاف ورزی ہے۔ مسابقتی کمیشن نے فوری طور پر اس اشتہار کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور خلاف ورزی کی صورت میں 25 ملین روپے کے جرمانے کا حکم سنایا ہے۔

اور مذکورہ اشتہار کو فوراً بند نہ کرنے کی صورت میں فی دن کے حساب سے مزید دو لاکھ پچاس ہزار روپے جرمانہ کا بھی حکم دیا ہے۔

اسی طرح ایک اور ملٹی نیشنل کمپنی ٹیٹرا پاک پاکستان جو پیک دودھ کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کا ایک اشتہار مسلسل اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ گھر میں ابلے ہوئے دودھ سے جراثیم مکمل طور پر ختم نہیں ہوتے۔ بلکہ دودھ میں پائی جانے والی قدرتی غذائیت وٹامن B بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور بند ڈبے کے دودھ میں قدرتی غذائیت کھلے دودھ کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔

حالانکہ صدیوں سے دودھ گھر میں ہی ابالا جا رہا ہے۔ اور اس طرح کی کوئی پیچیدگی سامنے نہیں آئی۔ اس اشتہار میں ایک اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ٹیٹرا پاک پاکستان اپنی پراڈکٹ کی تشہیر میں پاکستان کونسل آف سائنس اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا مونوگرام اور نام استعمال کر رہا ہے۔ PCSIR جو کہ ایک سرکاری ادارہ ہے اس تمام معاملے میں خاموش ہے اور اس کی یہ خاموشی مزید شکوک و شبہات کو جنم دے رہی ہے۔ ٹیٹرا پاک پاکستان کا مذکورہ اشتہار ایک طرف تو صارفین کو غلط معلومات فراہم کر کے بند ڈبے کا دودھ خریدنے پر اکسا رہا ہے جبکہ دوسری طرف صدیوں سے دودھ کا کاروبار کرنیوالا گوالا جو دودھ کی مارکیٹ میں اس کا کمپیٹیٹر (مقابل) ہے اس کے کاروبار کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور اس گمراہ کن اشتہار بازی کو PCSIR کی ریسرچ کا نام دیا جا رہا ہے۔ جو کہ اخلاقی اور قانونی طور پر ناقابل قبول ہے۔ مسابقتی کمیشن نے اس سلسلے میں دی نیٹ ورک فار کنزیومر پروٹیکشن کے خط پر ابتدائی انکوائری شروع کر دی ہے۔ PCSIR اور ٹیٹرا پاک پاکستان کو نوٹسز جاری کر دیے ہیں۔

سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کے حوالے سے چند حقائق

جتنی نقصان دہ تمباکو نوشی ہے، اتنا ہی نقصان سیکنڈ ہینڈ سموکنگ سے بھی ہوسکتا ہے۔ سیکنڈ ہینڈ سموکنگ سے مراد یہ ہے کہ کوئی فرد خود تمباکو نوشی نہ کرے لیکن تمباکو کا دھواں اس کے بھی پھیپھڑوں تک پہنچے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال دو لاکھ سے زائد مزدور اپنی کام کی جگہوں پر سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کی وجہ سے موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ذیل میں عالمی ادارہ صحت کے فراہم کردہ دس نقاط پیش کیے جا رہے ہیں جو تمباکو نوشی اور سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کے مضر اثرات کی سنگینی ظاہر کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی کا شمار دنیا بھر میں ہونے والی ہلاکتوں کی سب سے بڑی وجہ کے طور پر ہوتا ہے۔ ہر دس اموات میں سے ایک کی وجہ تمباکو نوشی ہوتی ہے۔ ہر سال 55 لاکھ سے زیادہ افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ جس رفتار سے یہ شرح بڑھ رہی ہے، ماہرین کا خیال یہ ہے کہ اگر اس پر قابو پانے کے لیے اقدامات نہ کیے گئے تو یہ 2030 میں بڑھ کر 80 لاکھ سالانہ ہوجائے گی۔

دنیا بھر میں اوسطاً 29 فیصد لوگ تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں تمباکو نوشی کا زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر 47.5 فیصد مرد اور 10.3 فیصد عورتیں تمباکو نوشی میں مبتلا ہیں۔ دنیا میں موجود ایک ارب تمباکو نوشوں میں سے 80 فیصد کے قریب تمباکو نوشوں کا تعلق غریب اور ترقی پذیر ملکوں سے ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کی گئی تو 2030 تک تمباکو کے استعمال کی وجہ سے ہونے والی 80 فیصد اموات پاکستان جیسے ترقی پذیر ملکوں میں ہوں گی۔ بیسویں صدی میں تمباکو نوشی کی وجہ سے دس کروڑ افراد لقمہ اجل بنے۔ اگر تمباکو کے استعمال کے موجودہ رجحان کو نہ روکا گیا تو ماہرین کا کہنا ہے کہ اکیسویں صدی میں تمباکو نوشی کی وجہ سے ایک ارب افراد موت کا شکار ہوں گے۔

- تمباکو کی مصنوعات کے جلنے سے پیدا ہونے والا دھواں بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہ دھواں پھیپھڑوں میں جاتا ہے اور ویسے ہی مضر اثرات پیدا کرتا ہے جو تمباکو نوشی سے پیدا ہوسکتے ہیں۔ اسے سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کہا جاتا ہے۔ بند جگہوں میں تمباکو نوشی کی جائے تو اس کے دھوئیں سے وہاں موجود افراد بھی متاثر ہوتے ہیں۔
- سائنسی تحقیق نے تمباکو کے دھوئیں میں موجود چار ہزار کے لگ بھگ کیمیکلز کی نشاندہی کی ہے۔ سیکنڈ ہینڈ سموکنگ دل کی بیماری، پھیپھڑوں کے کینسر اور دیگر کئی بیماریوں کی باعث بنتی ہے۔
- ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں 70 کروڑ بچے دنیا بھر میں موجود بچوں میں سے نصف کے قریب اپنے گھروں میں تمباکو کے دھوئیں سے آلودہ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ بچوں میں سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کی وجہ سے سانس کی بیماریاں عام ہیں۔ جب کہ مسلسل سیکنڈ ہینڈ سموکنگ سے بڑی عمر میں انھیں کئی دوسری مہلک بیماریوں کا بھی سامنا ہوسکتا ہے۔
- عالمی ادارہ محنت کے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال دو لاکھ کے لگ بھگ مزدور کام کی جگہ پر تمباکو کے دھوئیں سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ماحولیاتی تحفظ کا ادارہ بتاتا ہے کہ سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کی وجہ سے ہر سال تین ہزار افراد پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجاتے ہیں۔
- سیکنڈ ہینڈ سموکنگ معاشی بوجھ میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ نہ صرف صحت کی خرابیوں کے حوالے سے طبی اخراجات بڑھ جاتے ہیں بلکہ مختلف بیماریوں میں مبتلا افراد کی پیداواری صلاحیتوں میں کمی سے بھی انفرادی اور مجموعی معاشی صورت حال پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کے بارے میں کسی بھی صورت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نقصان دہ نہیں ہے۔ چاہے ہوا کی آمدورفت کا کیسا ہی مؤثر انتظام ہو، اور چاہے دھوئیں کو فلٹر ہی کیوں نہ کیا جائے، سیکنڈ ہینڈ سموکنگ کو انسانی صحت کے لیے بے ضرر قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

(بحوالہ: عالمی ادارہ صحت)

تمباکو نوشی کے خلاف عالمی مہم کی ایک اور کامیابی

نیوزی لینڈ میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کرنے والے سول سوسائٹی کے اداروں نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ان کی سالہا سال کی محنت کے بعد نیوزی لینڈ کے کامرس کمیشن نے تمباکو ساز کمپنیوں کو نوٹس جاری کیا ہے کہ وہ سگریٹ کے پیکٹوں پر یہ الفاظ 'light' اور 'mild' لکھنا ترک کردے۔جب کہ نیوزی لینڈ کی وزارت صحت نے بھی اس نوٹس کی توثیق کی ہے۔

تمباکو کے خاتمے کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کا مؤقف یہ تھا کہ ان الفاظ کے ذریعے سگریٹ ساز کمپنیاں اصل میں عام افراد کو دھوکہ دینے اور انھیں غلط طور پر یہ بتانے کی کوشش کرتی ہیں کہ پیکٹ میں بند سگریٹوں میں دوسرے سگریٹوں کی نسبت کم نقصان دہ تمباکو ہے جس کے صحت پر منفی اثرات بھی کم ہوتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ mild یا light ہونے کے باوجود تمباکو کے مضر اثرات میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔پیکٹوں پر مائلڈ اور لائٹ کے الفاظ ہٹانے سے تمباکو نوشی کے خلاف مہم زیادہ تیز اور مؤثر ہوجائے گی۔معلوم ہوا ہے کہ سگریٹ ساز کمپنیوں نے کمیشن کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹس کے جواب میں یہ بیان دیا ہے کہ وہ جلد ہی رضا کارانہ طور پر سگریٹ کے پیکٹوں پر سے لائٹ اور مائلڈ جیسے الفاظ حذف کرلیں گی۔

تمباکو کے خاتمے کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے اتحاد 'Smokeless Coalition' نے جولائی 2006ء میں اس حوالے سے ایک درخواست نیوزی لینڈ کے کامرس کمیشن کو جمع کرائی تھی۔اس درخواست میں سگریٹ کے پیکٹوں پر لکھے جانے والے دونوں الفاظ مائلڈ اور لائٹ کے صارفین کے ذہنوں پر پڑنے والے گمراہ کن اثرات کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا اور یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ یہ الفاظ پیکٹوں پر سے حذف کرنے کے احکامات جاری کیے جائیں۔کمیشن نے اس درخواست کے جواب میں تحقیق کی اور نتائج سامنے آنے پر سگریٹ تیار کرنے والی کمپنیوں کو نوٹس جاری کیا۔نیوزی لینڈ میں ہر سال تمباکو نوشی کی وجہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر 5 ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہوجاتے ہیں۔

سری لنکا میں تمباکو نوشی کی تباہ کاریاں

ہر سال تمباکو کے استعمال کی وجہ سے سری لنکا میں 27 ہزار کے لگ بھگ افراد ہلاکت کی زد میں آجاتے ہیں۔

نیوز ایجنسی 'پریس ٹرسٹ آف انڈیا' کی ایک خبر کے مطابق دنیا بھر میں تمباکو کے استعمال میں اضافے کی وجہ سے مجموعی طور پر ہلاکتوں کی تعداد 2030 تک بڑھ کر 80 لاکھ ہوجائے گی۔جب کہ ان میں سے اکثریت کا تعلق ترقی پذیر اور غریب ملکوں سے ہوگا۔اس وقت بھی تمباکو کے استعمال سے ہلاک ہونے والے زیادہ تر افراد کا تعلق

انھی پسماندہ ملکوں سے ہوتا ہے جس کی بڑی وجوہات میں شدید غربت، کم شرح تعلیم اور قوانین کا مؤثر اطلاق نہ ہونا شامل ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر تمباکو کے خاتمے کے لیے وضع کیے گئے عالمی معاہدوں کو مؤثر انداز میں لاگو کیا جائے تو 2050ء تک مجموعی طور پر 20 کروڑ ہلاکتوں کو بچایا جا سکتا ہے۔

بچوں کی دودھ پینے کی بوتلیں

کینیڈا کی حکومت نے اپنی قانون ساز اسمبلی کو تجویز کیا ہے کہ وہ بچوں کے لیے استعمال ہونے والی پلاسٹک کی پولی کاربونیٹ بوتلوں کی درآمد اور فروخت کو، ان بوتلوں کے بچوں کی صحت پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کے پیش نظر، ممنوع قرار دے۔ اگر یہ تجویز قانونی شکل اختیار کر لیتی ہے تو کینیڈا پہلی حکومت ہوگی جو بچوں کے دودھ پینے کے لیے استعمال ہونے والی بوتلوں پر پابندی لگائے گی۔

اس تجویز کی وجوہات پیش کرتے ہوئے کینیڈا کی حکومت نے یہ مؤقف اپنایا ہے کہ پلاسٹک کی بوتلوں کی چند اقسام میں ایسا کیمیکل استعمال ہوتا ہے جو بچوں کی صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ کیمیکل بسفینول (bisphenol A) ہے۔

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بسفینول اے کیمیکل بچے کی غذا میں شامل ہوتا رہتا ہے۔ اگر یہ عمل جاری رہے اور یہ بچے کی خوراک کے ذریعے اس کے جسم میں جمع ہوتا رہے تو یہ قبل از وقت بلوغت، پروسٹریٹ کینسر اور چھاتیوں کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔

وٹامن، گولیوں میں نہیں، پھلوں اور سبزیوں میں ہیں

امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالے میں شائع ہونے والی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق گولیوں کی صورت میں لیے جانے والے طرح طرح کے وٹامن کسی طرح کا فائدہ دینے کے بجائے الٹا نقصان کا باعث بن سکتے ہیں۔ گولیوں میں موجود مصنوعی وٹامن کا اگر مسلسل استعمال کیا جائے تو یہ موت کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

عورتوں کی آبادی کا چالیس فیصد اور مردوں کی آبادی کا تیس فیصد حصہ ہر روز وٹامن کی حامل ایک گولی کھاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کوپن ہیگن یونیورسٹی کے عالمی سطح کے شہرت یافتہ سائنس دانوں کے ایک گروپ نے 67 تحقیقات کے دوران دو لاکھ تیس ہزار مردوں اور عورتوں کو زیرِ غور رکھا اور ان میں ظاہر ہونے والی علامات کو نوٹ کیا اور پھر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان دواؤں سے نہ تو صحت بہتر ہوتی ہے اور نہ زندگی یا جنسی قوت میں ہی اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ یہ الٹا انسان کو موت کے دھانے کی طرف لے جاسکتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ملٹی وٹامن کی حامل دواؤں میں وٹامن اے اور وٹامن ای بھی پایا جاتا ہے اور یہ دونوں وٹامن انسانی جسم کے قدرتی مدافعتی نظام میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ وٹامن حاصل کرنے کا محفوظ اور بہتر ذریعہ پھل اور سبزیاں ہی ہیں۔

تاہم اس حوالے سے کینیڈا کی حکومت اور امریکہ کے غذا اور دواؤں کے معیار کی نگرانی کرنے والے قومی ادارے (Food and Drug Administration:FDA) کے مؤقف میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ FDA کے مطابق یہ کیمیکل بچوں کی صحت کے لیے نقصان دہ نہیں ہے۔ اس لیے وہ بچوں کے لیے استعمال ہونے والی پلاسٹک کی بوتلوں پر پابندی لگانے کے حق میں نہیں ہے۔ FDA کے حوالے سے اس سے پہلے بھی ایسے ہی اختلافات سامنے آچکے ہیں۔ صارفین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کی طرف سے بار بار اس ادارے پر دوا ساز کمپنیوں سے ساز باز کا الزام لگایا جاچکا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رسک نہ لیا جائے اور احتیاط کی جائے۔

بحوالہ: reuters.com

ہوٹلوں میں کیلوریز چارٹ

امریکہ میں فیڈرل جج نے ایک مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے نیویارک کے ایسے تمام ہوٹلوں کو جن کی کم ازکم پندرہ شاخیں ہوں، پابند کیا ہے کہ وہ صارفین کی سہولت کے لیے نمایاں جگہوں پر کیلوریز چارٹ آویزاں کریں۔ مقدمے میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ہوٹلوں کے کھانوں میں کیلوریز کی مقدار چکنائی وغیرہ کے اضافے کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر صارفین اس سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے۔ خاص طور پر جنک فوڈ میں موجود چکنائی اور نمکیات کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو بلڈ پریشر اور دوسری بیماریوں میں مبتلا صارفین کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ اس فیصلے کے تحت نیویارک میں موجود ہوٹل پابند ہوں گے کہ وہ صارفین کی سہولت کے لیے کیلوریز چارٹس نمایاں جگہوں پر لگائیں تاکہ کوئی بھی پراڈکٹ خریدتے ہوئے صارفین اس بارے میں پوری طرح آگاہ ہوں کہ وہ کیا شے کھا رہے ہیں اور یہ بھی کہ ان کے لیے یہ چیز کس حد تک فائدہ مند یا نقصان دہ ہے۔

جنک فوڈ تیار کرنے والی کمپنیاں عام طور پر اپنی مصنوعات میں موجود چکنائی، نمکیات اور دیگر غذائی اجزا کی مقدار بتانے سے گریز کرتی ہیں اور اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لیے اکثر بچوں کو ٹارگٹ کرتی ہیں۔ زیادہ مقدار میں چکنائی، شکر اور نمک وغیرہ کا استعمال انسانی صحت اور خاص طور پر بچوں کی صحت کے لیے انتہائی مضر ہے اور انھیں موٹاپے، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس اور دل کی بیماریوں میں مبتلا کرسکتا ہے۔

عدالت کے اس فیصلے کا امریکہ کی دوسری ریاستوں میں بھی خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ اسے جنک فوڈ بنانے والی کمپنیوں کے خلاف صارفین کی ایک بڑی فتح مانا جارہا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ صارفین کو غذائی مصنوعات میں موجود اجزاء کے بارے میں ضروری معلومات حاصل ہوسکیں گی بلکہ کمپنیوں کے اس دعوے کو بھی دھچکہ لگے گا کہ یہ مصنوعات صارفین کی صحت کے لیے نقصان دہ نہیں ہیں۔

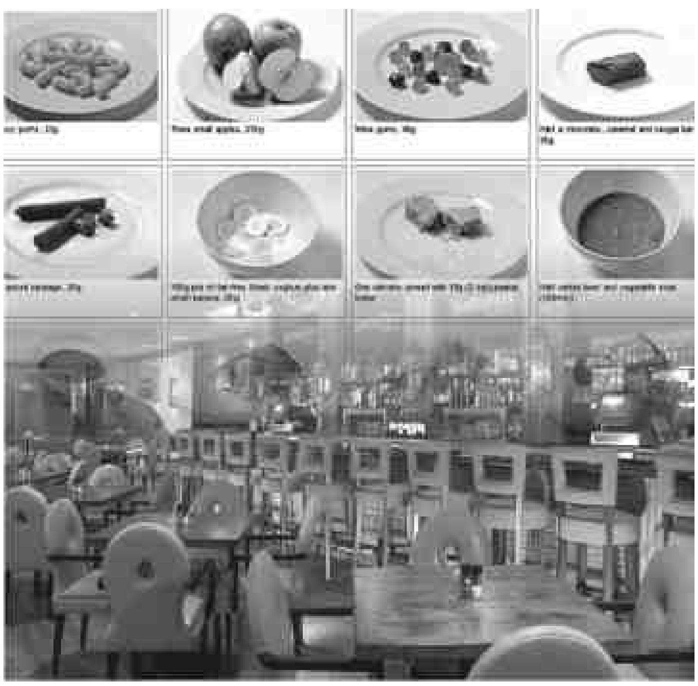

صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے

دی نیٹ ورک فار کنزیومر پروٹیکشن

- عوامی سطح پر صارفین حقوق سے متعلق شعور و آگہی پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے،
- حکومتی سطح پر تحفظ صارف کے لیے قانون سازی کرنے اور موجودہ قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے کوشاں ہے،
- نجی شعبے کی گم راہ کن مارکیٹنگ کے خلاف بر سر پیکار ہے۔
- صارفین کے مسائل کے حل کے لیے ہر سطح پر اپنی آواز پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے،

دی نیٹ ورک

ادارہ برائے تحفظ صارفین

40-A، رمضان پلازہ، جی نائن مرکز، اسلام آباد

فون: 2261085 051 ویب سائٹ: www.thenetwork.org.pk

Please support our campaign for pictorial health warnings on cigarette packs

Sample pictorial warnings on 50% of cigarette packs

TheNetwork
for Consumer Protection
40-A, Ramzan Plaza, G-9 Markaz, Islamabad, Pakistan.
Tel: +92-51-2261085 Fax: +92-51-2262495 E-mail: main@thenetwork.org.pk
Website: www.thenetwork.org.pk